4

سُورۃ اللّھب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ○

۲ تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَہَبٍ وَّتَبَّ○

(الہام) ابولہب کے دونو ہاتھ ہلاک ہوگئے اور وہ بھی ہلاک ہؤا۔ (براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۰ حاشیہ)

(الہام) ابولہب کے ہاتھ ہلاک ہوگئے اور وہ بھی ہلاک ہوگیا..... ابولہب سے مراد وہ شخص ہے جس نے فتنہ کی آگ کو مسلمانوں میں بھڑکایا اور اہلِ اسلام کو کافر قرار دیا اور عیسائیوں کی تائید کی۔ پس چونکہ اس کا کام آگ بھڑکانا اور مسلمانوں کو دھوکا میں ڈالنا تھا اسی لئے اس کا نام ابولہب ہؤا کیونکہ لَھَبْ زبانۂ آتش کو کہتے ہیں اور لسانِ عرب میں ایک چیز کے موجد کو اس کا باپ قرار دیتے ہیں پس چونکہ فتنہ کی آتش کا زبانہ اس شخص سے پیدا ہؤا ہے جس کا پیشگوئی میں ذکر ہے اِس لئے وہ اس زبانۂ آتش کا باپ ہؤا اور ابولہب کہلایا اور جہاں تک مَیں سمجھتا ہوں اِس جگہ ابولہب سے مراد شیخ محمد حسین بٹالوی ہے وَاللّٰہُ اَعلَم۔ کیونکہ اس نے کوشش کی کہ فتنہ کو بھڑکاوے۔

(ضیاء الحق صفحہ ۳۴)

(الہام) ہلاک ہوگئے دونو ہاتھ ابی لہب کے (جبکہ اس نے یہ فتویٰ لکھا) اور وہ آپ بھی ہلاک ہوگیا۔

..... اِس الہام میں سورۃ تبّت کی پہلی آیت کا مصداق اس شخص کو ٹھہرایا ہے جس نے سب سے پہلے خدا کے مسیح موعود پر تکفیر اور توہین کے ساتھ حملہ کیا۔ اور یہ دلیل اِس بات پر ہے کہ قرآن شریف نے بھی اسی سُورت میں ابولہب کے ذکر میں علاوہ دشمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مسیح موعود کے دشمن کو بھی مراد لیا ہے اور یہ تفسیر اس الہام کے ذریعہ سے کُھلی ہے..... اِس لئے یہ تفسیر سراسر حقانی ہے اور تکلّف اور تصنّع سے پاک ہے..... غرض آیت تَبَّتۡ یَدَاۤ اَبِیۡ لَہَبٍ وَّتَبَّ جو قرآن شریف کے آخری سپارہ میں چار آخری سُورتوں میں سے پہلی سُورت ہے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مُوذی دشمنوں پر دلالت کرتی ہے ایسا ہی بطور

اشارۃ النص اسلام کے مسیح موعود کے ایذا دہندہ دشمنوں پر اس کی دلالت ہے ..... خلاصہ کلام یہ کہ تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ جو قرآن شریف کے آخر میں ہے آیت مَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ کی ایک شرح ہے جو قرآن شریف کے اوّل میں ہے کیونکہ قرآن شریف کے بعض حصے بعض کی تشریح ہیں۔

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۷۵، ۷۶)

سُورۃ تَبَّتْ کی پہلی آیت یعنی تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ اُس مُوذی کی طرف اشارہ کرتی ہے جو مظہر جمالِ احمدی یعنی احمد مہدی کا مکفّر اور مکذّب اور مہین ہوگا۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۷۴)

غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ ..... سے مراد وہ لوگ ہیں جو مسیح موعود کو دُکھ دیں گے اور اس دعا کے مقابل پر قرآن شریف کے اخیر میں سُورۃ تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ ہے۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۷۶)

تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ یعنی ہلاک ہو گئے دونوں ہاتھ ابی لہب کے یعنی بیکار ہو گئے اور وہ بھی ہلاک ہو گیا یعنی ضلالت کے گڑھے میں گرا۔ (نزول المسیح صفحہ ۱۵۲، ۱۵۳)

ماضی مضارع کے معنوں پر بھی آجاتی ہے بلکہ ایسے مقامات میں جب کہ آنے والا واقعہ متکلم کی نگاہ میں یقینی الوقوع ہو مضارع کو ماضی کے صیغہ پر لاتے ہیں تا اُس امر کا یقینی الوقوع ہونا ظاہر ہو اور قرآن شریف میں اس کی بہت نظیریں ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ..... تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۷)

خدا تعالیٰ نے جا بجا قرآن شریف میں عظیم الشان پیشگوئیوں کو ماضی کے لفظ سے بیان کیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۶)

ابولہب کے دونوں ہاتھ ہلاک ہوگئے اور وہ آپ بھی ہلاک ہو گیا۔

(تبلیغِ رسالت (مجموعہ اشتہارات) جلد ششم صفحہ ۹۵ حاشیہ)

سُورۃ تَبَّتْ میں غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ[1] کے فتنہ کی طرف اشارہ ہے۔

(الحکم جلد ۶ نمبر ۸ مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۰۲ء صفحہ ۴)

تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ خواب میں پڑھنے کی تعبیر کے متعلق فرمایا:
"کسی دشمن پر فتح ہوگی"

(البدر جلد اوّل نمبر ۱۱ مورخہ ۹ جنوری ۱۹۰۲ء صفحہ ۸۴)

---

[1] سُورۃ الفاتحۃ : ۷

۵۔ وَامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝

ابولہب قرآن کریم میں عام ہے نہ خاص۔ مُراد وہ شخص ہے جس میں التہاب و اشتعال کا مادہ ہو۔ اِسی طرح حَمَّالَةَ الْحَطَبِ۔ ہیزم کش عورت سے مراد ہے جو سخن چین ہو۔ آگ لگانے والی چغلخور عورت آدمیوں میں شرارت کو بڑھاتی ہے۔ سَعدیؒ کہتا ہے ؎

سُخن چین بَدبخت   ہیزم کش اُست

(الحکم جلد ۲ نمبر ۱ مورخہ ۶ مارچ ۱۸۹۸ء صفحہ ۲)